دُرِّ المختار (اُردو)

(غایۃ الاوطار)

مترجمہ

مولوی خرم علی صاحب مرحوم بہ تکمیل مولانا محمد احسن صدیقی نانوتوی

جلد چہارم

قانونی کتب خانہ • کچہری روڈ • لاہور

دُرّ المُختار (اُردو)

(غایۃ الاوطار)

مترجمہ

مولوی خُرم علی صاحب مرحوم بہ تکمیل مولانا محمد احسن صدیقی نانوتوی

جلد چہارم

قانونی کتب خانہ • کچہری روڈ • لاہور

مطبوعہ:-
پاکستان ایجوکیشنل پریس
لاہور
(پاکستان)

فتھلہ فی اُس مٹی کا لینا جو نہر کے جوانب پر ہے تجویز نہیں کیا ہے بدون اذن مالک کے جو ثابت کرے لینے کو سے ولو حفر وانھا والقوا ترابہ بظھر
فی حریم لیس بالنقل یدیہ اور اگر لوگوں نے نہر کھودی اور اُسکی مٹی باہر ڈالی تو اگر نہر کے حریم کے اندر ڈالی تو مٹی کے وہان سے اُٹھانے کا حکم نہوگا مع
صورت اُسکی یہ ہے کہ ایک قوم کی نہر ہے دوسرے شخص کی زمین میں اور اُن لوگوں نے نہر کی مٹی اُسکی زمین میں ڈالی تو اگر مٹی حریم کے اندر ہے تو صاحب زمین مٹی اُٹھانے
کا اُنسے مواخذہ نہیں کر سکتا اور اگر مٹی حریم کے باہر کے ڈالی ہے تو مالک کو اختیار ہے کہ اُنسے نقل تراب کا مواخذہ کرے یہ دونوں مسئلے وہبانیہ کی دو بیتوں میں
مذکور تھے شارح نے اصلاح کی وہ مطلب ایک بیت میں بیان کر دیا کذا فی الطحطاوی واللہ تعالیٰ اعلم واستغفر اللہ الحلیم الکریم

کتاب الاشربہ

یہ کتاب ہے اشربہ یعنی شرابوں کے احکام میں م اشربہ محرمہ کے حرام ہونے کی خوبیاں ظاہر ہیں اسلیئے کہ مزیل عقل ہیں اور عقل اشرف الاشیا ہے جس سے آدمی ممتاز ہے حیوانات سے اور اسی سے خطاب شرع متعلق ہے لیکن خمر اگلی امتوں پر مباح تھی اُنکے ط ،، اعمار اور جسامت ابدانکے سبب سے تو بہ سبب اپنی قوت کے آفت شراب کے متحمل تھے اور انپر مستی غالب نہوتی تھی تو اسکی اباحت میں انکے واسطے صلاح تھی کثرت منافع کے سبب سے اور یہ امت تو کم عمر اور ضعیف البدن ہے تو انپر مستی غالب ہو جاتی ہے شرب قلیل سے بھی اسلیئے کہ انکے حق میں یہی صلاح تھی کہ خمر بالکل قلیل یا کثیر حرام ہو اور ابتداے اسلام میں اسواسطے مباح ہوئی تھی تا فساد خمر کو معائنہ کر لیں پھر جب حرام ہوئی تو معلوم ہو گیا کہ یہی دین حق ہے یہ چیز حرام ہونے کے لائق تھی کذا فی العینی طحطاوی نے کہا کہ مستی اور نشہ سب دینوں میں حرام تھا اور خمر کا تھوڑا پینا بھی امت محمدی پر حرام ہوا اُنکی تعظیم اور تکریم کیواسطے تا امر قبیح میں واقع نہوں کیونکہ یہ امت شہود بالخیر ہے ہی جمع شراب والشراب لغۃ کل مائع یشرب واصطلاحا مالیسکر اشربہ جمع ہے شراب کی اور شراب لغت عرب میں عبارت ہے ہر چیز رقیق سائل سے جو پی جائے چنانچہ پانی اور رس اور شربت اور عرق خواہ حلال ہو یا حرام نشہ کرے یا نہ کرے اور اصطلاح شرع میں شراب وہ ہے جو نشہ کرے مست اور بیہوش کر دے م عرف ہندوستان میں شراب اُسکو کہتے ہیں جو دیگ میں ڈالکر بطور عرق کے کشید ہو اور نشہ کرے خواہ انگور کا عرق ہو خواہ اور پھل کا خواہ گڑ کا والمحرم منہا اربعۃ انواع اور شرابوں میں سے چار قسم کی شرابیں حرام ہیں یعنی خمر اور طلا اور سکر اور نقیع زبیب چنانچہ تفصیل اسکی آگے معلوم ہوگی م اصول اشربہ چار چیزیں ہیں ایک تو ثمار یعنی پھل مثل انگور اور کھجور اور مویز یعنی انگور خشک جسکو اہل ہند منقی کہتے ہیں دوسرے حبوب جیسے گیہوں اور جو اور جوار تیسرے شیرین چیزیں چنانچہ شکر اور گڑ اور شہد چوتھے البان یعنی اونٹ کا دودھ اور گھوڑی کا دودھ سو انگور سے پانچ یا چھ شرابیں بنتی ہیں یعنی خمر اور باذق اور منصف اور مثلث اور پختج یعنی پختہ اور منقے سے دو شرابیں بنتی ہیں یعنی نقیع اور نبیذ اور کھجور سے تین شرابیں بنتی ہیں یعنی سکر اور فضیخ اور نبیذ اور خبوب اور فواکہ اور شہد وغیرہا سے ایک ہی چیز ہوتی ہے اگرچہ نام اسکی چند قسم کے ہوتے ہیں تو یہ گیارہ یا زیادہ نام ہوے سو شرابہا انگوری کی تفصیل یہ ہے کہ جب انگور کا عرق نچوڑا گیا تو اُسکو عصیر کہتے ہیں جبتک وہ شیرین ہے پھر جب وہ جوش کھا کر جھاگ لا یا اور کڑوا ہو گیا اس کا نام خمر ہے اور جب کھٹا ہو گیا تو وہ سرکہ انگوری ہے اور اگر انگور کے عرق کو تھوڑا آگ پر پکایا کہ نصف سے کم جلا پھر وہ جوش کھا کر جھاگ لایا تو اُس کا نام بادہ ہے اور اگر یہاں تک پکایا کہ نصف باقی رہا تو وہ منصف ہے اور اگر اتنا پکایا کہ وہ تہائی جل گیا تو اُسکا نام مثلث ہے اور مثلث کو جب پانی ملا کر پتلا کیا پھر اُسکو پکایا تو اُس کا نام پختہ ہے اور اسکو یعقوبی اور ابویوسفی بھی کہتے ہیں اسلیئے کہ ابویوسف رحمہ نے ہارون رشید کیواسطے اسکو مرتب کیا تھا اور جمہوری اور حمیدی بھی اُسکو بولتے ہیں اور منقے سے نقیع اور نبیذ بناتے ہیں نقیع یہ کہ منقے کو پانی میں چند روز تر رکھا یہاں تک کہ پانی شیرین ہو گیا اور نبیذ یہ کہ منقی کا پانی تھوڑا پکایا گیا اور کھجور سے سکر اور فضیخ اور نبیذ بناتے ہیں سکر کچا پانی ہے تر کھجور کا اور فضیخ کچا پانی ہے گدر کھجور کا اور نبیذ پختہ یا گدر کھجور کا پانی ہے جو تھوڑا سا پکایا گیا کذا فی العینی وقاضی خان ملتقط الاول الخمر وہی التی بکسر النون والتشدید الیاء من ماء العنب اذا غلی واشتد وقذف اے رمی بالزبد اے الرغوۃ چار حرام شرابوں میں
پہلی شراب خمر ہے اور خمر کچا پانی ہے انگور کا جب کہ وہ جوش کھائے اور اُبلے اور اشتداد پکڑے اور جھاگ ڈالے

نزدیک اس لیے حرام ہی کہ جب فقط غلیان اور اشتداد پر حرمت ہوئی تو جھاگ ڈالنے سی بطریق اولی حرمت ہوگئی وظاہر کلامہ کبقیۃ المتون انہ اختار
ہہنا قولہما قال البرجندی نعم قال القہستانی وترک لقید ہہنا لانہ اعتمد علی السابق فتنبہ اور ماتن کا ظاہر کلام باقی اور متنون کے مانند یہ ہی کہ اسی اس مقام میں صاحبین
کا قول پسند کیا ہی کہ فقط غلیان اور اشتداد پر کفایت کی اور جھاگ ڈالنے کو مذکور نہین کیا ایسا کہا ہے برجندی نے ہاں قہستانی نے کہا کہ ماتن نے یہان جھاگ
ڈالنے کی قید ترک کی اسواسطے کہ بیان سابق پر اعتماد کیا یعنی چونکہ خمر کی حقیقت مین جھاگ ڈالنا مذکور کر چکا تھا تو یہان اوسکے ذکر کو ضرور نہ جانا تو
اس سے خبردار رہنا طحطاوی نے کہا کہ مصنف کی شرح سی قہستانی کے کلام کی تائید نکلتی ہی اسواسطے کہ اُسنے سکر کی حرمت مین جھاگ ڈالنے کو غلیان کے بعد ذکر کیا ہے

تو یہی قید نقیع زبیب مین بھی جاری ہوگی اسواسطے کہ دونون مین یکسان خلاف ہی ولم یبین حکم نجاستہ السکر بالنقیع ومفاد کلامہ انہا خفیفۃ
وہو مختار السرخسی واختار فی الہدایۃ انہا غلیظۃ اور مصنف رح نے سکر بفتحتین اور نقیع کی نجاست کا حکم بیان نہین کیا اور اُسکے کلام سی ایسا ظاہر
ہوتا ہی کہ دونون کی نجاست خفیفہ ہی اور یہی قول شمس الائمہ سرخسی کا مختار ہی اور ہدایہ مین یہ اختیار کیا ہی کہ نجاست غلیظہ ہی وحرمتہا دون حرمۃ
الخمر فلا یکفر مستحلہا لان حرمتہا بالاجتہاد اور حرمت اشربہ ثلثہ یعنی بادہ اور سکر اور نقیع کی کمتر ہی خمر کی حرمت سی تو اُنکا حلال جاننے والا کافر نہ کہا جاویگا اسواسطے
کہ حرمت اُنکی اجتہاد کی سبب سی ہی اور حرمت خمر کی بدلیل قرآنی قطعی ہی م کشف مین ہی کہ بکفر کو اکفار سی کہنا بہتر ہے نہ تکفیر سے اسواسطے کہ اول نسبت
الی الکفر مین خاص اور ثانی مشترک ہی اور خاص دلالت مراد مین اولی ہی مشترک سی کذا فی الطحطاوی والحلال منہا اربعۃ انواع الاول نبیذ التمر
والزبیب ان طبخ ادنی طبخۃ یحل شربہ وان اشتد اور اشربہ سی چار مشروب حلال ہین اول نبیذ تمر اور زبیب ہی یعنی خشک کھجور اور خشک انگور
کا پانی بشرطیکہ تھوڑا سا پکایا جاوے یعنی یہان تک کہ نضج حاصل ہو کذا فی الزیلعی تو اُسکا پینا حلال ہی اگرچہ جوش کھا کر قوی ہو جاوے م اشتداد کے ساتھ قذف
کو ذکر نہین کیا بیان سابق پر اکتفا کر کے چنانچہ رمز مین ہی کما علیہ ذی متخذ من التمر کی حرمت مین احادیث وارد ہین اور اُسکی حلت مین بھی احادیث وارد
ہین تو اگر حرام کو خام پر محمول کیجیے اور حلال کو مطبوخ پر تو توافق حاصل ہو اور تعارض رفع ہو جاے وہذا اذا شرب منہ بلا لہو وطرب فلو شرب للہو فقلیلہ وکثیرہ
حرام اور یہ یعنی حلت نبیذ تمر اور زبیب کی اسوقت ہی جبکہ وہ پیا جاوے بدون لہو اور طرب کے تو اگر لہو ولعب کے واسطے شربت کا تو اُسکا قلیل و کثیر سب حرام ہی م
مختار مین ہی کہ طرب سبکی ہی جو انسان کو شدت حزن یا سرور کے بعد حاصل ہوتی ہی در رمین کہا کہ یہ قید اُن اشربہ کے ساتھ مخصوص نہین بلکہ اگر پانی وغیرہ مباحات
لہو اور طرب کے ساتھ استعمال کرے فاسقون کی وضع پر تو حرام ہی وما لم یسکر فلو شرب ما یغلب علی ظنہ انہ مسکر فیحرم اور یہ حلت اُسوقت تک ہے جبتک
وہ نشہ نہ کرے تو اگر اُسقدر پیے گا جسقدر کے پینے سے اُسکے نشہ کرنے کا گمان غالب ہوگا تو وہ پینا حرام ہوگا م یعنی قدح اخیر جسنے نشہ کردیا وہ حرام ہی
نہ مشروب تمامہ بحر رائق مین ہی کہ جسنے نو پیالے پیے خمر کے سوای اشربہ حلال سی اور اُسکو نشہ نہوا پھر اُسنے دسوان پیالہ پیا سو اُسی نشہ کیا تو حرام دسوان پیالہ ہے
نہ اگلے پیالے ابو یوسف نے کہا کہ اگر مست ہونے کی نیت سی پیا تو قدح اول ہی حرام ہی اور وہان کا بیٹھنا حرام اور اُسکی طرف چلنا حرام ہے کذا فی
الطحطاوی والثانی الخلیطان من الزبیب والتمر اذا طبخ ادنی طبخۃ وان اشتد یحل بلا لہو اور اشربہ حلال سی مشروب ثانی خلیطین ہی یعنی خشک
انگور اور خشک کھجور کا مخلوط پانی جبکہ وہ تھوڑا سا پکایا جاوے اگرچہ جوش کھا کر اشتداد اُسمین حاصل ہو حلال ہے بدون لہو ولعب کے م حلت کی دلیل
وہ حدیث ہی جو ابن ماجہ مین عائشہ صدیقہ رضہ سے مروی ہے کہ ہم مٹھی بھر تمر اور مٹھی بھر زبیب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے
برتن مین ڈالتے تھے اور پانی اُسپر ڈالتے تھی سو جو علی الصباح ترکر رکھتی تھی حضرت صلعم اُسکو شام کو پیتے تھے اور جو شام کو بھگو رکھتی اُس کو علی الصباح
پیتے تھے اور وہ جو احادیث مین خلیطین سی نہی وارد ہی سو وہ قحط کی حالت پر محمول ہی تاکہ دو نعمتون کا اجتماع نہووے اور حالانکہ پڑوسی محتاج
ہی بلکہ ایک چیز پڑوسی کو دے اور ایک آپ استعمال کرے اور اباحت فراخ سالی مین تھی یہ توجیہ ابراہیم رح نخعی سے منقول ہے

کذا فی الطحطاوی والثالث نبیذ العسل والتین والبر والشعیرۃ والذرۃ یحل سواء طبخ او لا بلا لہو وطرب اور اشربہ حلال سے شہد اور انجیر اور گیہون و جو اور جوار کا نبیذ ہے یعنی خیساندہ ان چیزون کا حلال ہی خواہ پکایا گیا ہو یا نہین بدون لہو و طرب کے والرابع المثلث العنبی وان اشتد وھو ما طبخ من العنب حتی یذہب ثلثاہ ویبقی ثلثہ اذا قصد بہ استمراء الطعام والتداوی والتقوی علی طاعۃ اللہ ولو للہو لا یحل اجماعا اور اشربہ حلال سے چوتھا شربت مثلث انگوری ہی اگرچہ اسمین اشتداد حاصل ہو اور مثلث انگوری وہ ہی کہ انگور کا رس پکایا جاوے یہانتک کہ اسکی دو تہائیان جاتی رہین اور ایک تہائی باقی رہے یہ اسوقت حلال ہی جبکہ اسکے پینے سے ہضم طعام اور دوا کرنا اور حق تعالی کی طاعت پر قوت حاصل کرنا مقصود ہو اور اگر لہو و لعب کے واسطے پیتا ہے تو شیخین رح اور محمد رح سب کے نزدیک بالاتفاق حرام ہی کذا فی الحقائق ثم شیخین رح کے نزدیک مثلث عنبی بشرط مذکور حلال ہی اور محمد رح اور ائمہ ثلثہ کے نزدیک حرام ہی منجملہ دلائل حلت شیخین رح کے ایک دلیل وہ روایت ہی جو نسائی مین سوید بن غفلہ سے مروی ہی کہ ہمنے وہ مکتوب جو امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ابوموسی اشعری کو لکھا تھا پڑھا اسمین یہ تھا کہ شام کا قافلہ شربت لیے غلیظا اسود کطلاء الابل کے مانند یعنی گاڑھا سیاہ رنگ مین تھا انسے سوال کیا کہ تم اسکو کتنا پکاتے ہو سو انھون نے مجکو خبر دی کہ دو تہائیان جلا ڈالتے ہین اسکے دو ثلث اخبث جاتے رہے ایک ثلث بدبو کا اور ایک ثلث اشتداد اور سکر کا سو اپنے لوگون سے حکم کر کر اسکو پیا کرین اور دوسری روایت نسائی کی یون ہی کہ اپنے مشروب کو تم پکاؤ یہان تک کہ شیطان کا حصہ جاتا رہے شیطان کے دو حصے ہین اور تمہارا ایک حصہ ہی انتہی عینی نے شرح ہدایہ مین کہا کہ ابو حفص کبیر سے مثلث کا سوال ہوا تو جواب دیا کہ اسکا پینا حلال نہین سائل نے کہا کہ تم امام اعظم اور ابو یوسف کے خلاف کرتے ہو جواب دیا کہ وہ ہضم طعام کے واسطے حلال کہتے تھے اور ہمارے زمانہ مین لوگ لہو و لعب و فسق و فجور کے واسطے پیتے ہین ابو یوسف سے امالی مین روایت ہی کہ اگر کشتی کے واسطے مثلث پیے تو قلیل اور کثیر سب حرام ہی اور وہان کا بیٹھنا اور اس طرف کا چلنا حرام ہی امام اعظم رح سے روایت ہی کہ مین نبیذ تمر کو حرام نہین کہتا باعتبار دیانت کے یعنی اسواسطے کہ اکابر دین اسکو استعمال کرتے تھے اور مین اسکو نہین پیتا ہون باعتبار مروت کے انتہی ما فی العینی وصح بیع غیر الخمر مما مر خمر کے سوا جو اشربہ مذکور ہو چکی انکی بیع صحیح ہی ثم یعنی اشربہ محرمہ یعنی منصف اور سکر اور نقیع زبیب کی شیخین رح کے نزدیک صحیح ہی لیکن مکروہ ہی اسواسطے کہ معصیت لعینہا قائم ہی کذا فی الطحطاوی ومفادہ صحۃ بیع الحشیشۃ والافیون قلت وقد سئل ابن نجیم عن بیع الحشیشۃ ھل یجوز فکتب لا یجوز فیحمل ان مرادہ بعدم الجواز عدم الحل تامل المصنف اور متن کے قول سے بھنگ اور افیون کی بیع کی صحت مستفاد ہوتی ہی یعنی اسواسطے کہ دونون غیر خمر ہین مین کہتا ہون اور ابن نجیم سے بھنگ کی بیع کا سوال ہوا کہ کیا جائز ہی تو جواب لکھا کہ جائز نہین تو یہ محمول اسپر ہے کہ عدم جواز سے ابن نجیم کی مراد عدم حلت ہی ایسا کہا ہی مصنف رح نے شرح مین وتضمن ہذہ الاشربۃ بالقیمۃ لا بالمثل لمنعنا عن تملیک عینہ وان جاز فعلہ اور تاوان دیا جاویگا ان شربون کا سبب تلف کر ڈالنے کے قیمت سے نہ مثل سے اسواسطے کہ ہم ممنوع ہین اسکی ذات کی تملیک سے اگرچہ تملیک کا فعل جائز ہی ثم جواز فعل تملیک سے صحت اور ثبوت مراد ہی کذا فی الطحطاوی بخلاف الصلیب حیث تضمن قیمتہ صلیبا لانہ مال متقوم فی حقہ وقد امرنا بترکہم وما یدینون زیلعی برخلاف اتلاف صلیب کے یعنی اگر کوئی مسلمان نصرانی ذمی کا چلیپا تلف کر ڈالے تو اسکا بحالت چلیپا ہی قیمت کا تاوان دیا جاویگا اسلیے کہ چلیپا مال متقوم کر دی اسکے حق مین اور ہم مامور ہین انکے دین کے عدم تعرض پر کذا فی العینی وحرمہا محمد ای الاشربۃ المتخذۃ من العسل والتین ونحوہما قالہ المصنف مطلقا قلیلہا وکثیرہا وبہ یفتی ذکرہ الزیلعی وغیرہ اور حرام کہا ہی انکو محمد رح نے مصنف رح نے شرح مین کہا یعنی جو شرابین کہ بنائی جاوین شہد اور انجیر اور انکے مانند سے وہ محمد رح کے نزدیک مطلقا حرام ہین خواہ قلیل ہون خواہ کثیر اور اسی قول پر فتوی ہی ایسا ذکر کیا ہی زیلعی وغیرہ نے ثم قہستانی نے کہا خلاصہ یہ ہی کہ حبوب اور حلاوات کا نبیذ یعنی انکا بوزہ بشرط مذکورہ شیخین کے نزدیک حلال ہی تو جو اسکو پیکر مست ہوا اسپر حد نہین اور اسکی طلاق واقع نہین اور محمد رح کے نزدیک وہ حرام ہے اور طلاق واقع ہو گی چنانچہ کافی مین ہے اور محمد رح کے قول پر فتوی ہی چنانچہ کفایہ وغیرہ مین ہی حموی نے کہا قول اصح و مختار ہمارے زمانہ مین یہ ہی کہ اشربہ

مذکور ہوئے جو نشہ کرے علی العموم اُسکا قلیل و کثیر حرام ہے کسی نوع سے ہو بدلیل حدیث صحیح مسلم کے کل مسکر خمر و کل مسکر حرام یعنی جو نشہ کرے وہ خمر ہے اور ہر مسکر حرام ہے اور بدلیل حدیث مسند احمد رح و ابن ماجہ رح و دارقطنی کہ ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام یعنی جس چیز کا کثیر نشہ کرتا ہو اُسکا قلیل بھی حرام ہے اور فتویٰ محمد رح کے قول پر ہے اور بزازیہ میں ہے کہ محمد رح کے نزدیک قلیل اُسکا اور کثیر سب حرام ہے فقہانے کہا اور ہم محمد رح کے قول کو لیتے ہین اور محمد رح کا مذہب یہ ہے کہ وہ بحسب جیسا مذہب شافعی رح اور مالک رح اور احمد رح اور داؤد ظاہری رح کا ہے انتہی اور یہ اختلاف شیخین رح اور محمد رح کا چار اشربہ حلال میں ہے اور باشربہ محرمہ میں سے تو قدر قلیل باتفاق شیخین رح اور محمد رح کے حرام ہے گو کہ اسقدر سے نشہ نہ ہو اگرچہ حد لازم نہوگی بدون نشہ کرنے کے کذا فی الطحطاوی مختصرا و اختارہ شارح الوہبانیۃ وذکرانہ مروی عن الکل اور پسند کیا ہے محمد رح کے قول کو وہبانیہ کے شارح نے اور ذکر کیا ہے کہ قول مذکور یعنی وجوب حد مروی ہے شیخین رح اور محمد رح سب سے اور جب حد واجب ہوئی تو حرمت ثابت ہو گئی شرح وہبانیہ مین حماویہ سے یون مذکور ہے کہ صدر الاسلام ابو الیسر بزدوی سے حکایت ہے کہ اُس نے ہمارے سب اصحاب سے یہ روایت پائی کہ حد واجب ہے اسواسطے کہ جس سے نشہ واقع ہو وہ حرام ہے اور نشہ فساد کا سبب ہے تو حد واجب ہوئی تا کہ اُسکے پینے سے لوگ باز رہین تا روے زمین سے فساد دفع ہو اور یہ امر تو وجود ہی خمر کے سوا باقی اشربہ میں بھی کذا فی الطحطاوی ملخصا و نظمہ فقال سے وفی عصرنا فاختر حدا و اوقعوا به طلاقا لمن مسکرا لحب یسکر و عن کلہم یروی و افتی محمد بتحریم ما قد قل وہو المحرر اور شارح وہبانیہ نے اسکو نظم کیا ہے سو یون کہا ہے کہ ہمارے زمانہ مین وجوب حد مختار ہے اور علما نے طلاق واقع کر دی ہے اُس شخص کی جو دانہ کی شراب یعنی بوزے سے مست ہوا اور شیخین رح اور محمد رح سب علما سے وجوب حد مروی ہے اور محمد رح نے قلیل کے بھی تحریم کا فتویٰ دیا ہے اور یہی قول منقح و محقق ہے وفی طلاق البزازیۃ وقال محمد ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام وہو نجس ایضا ولو سکر منہا المختار فی زماننا انہ یحد زاد فی الملتقی و وقوع طلاق من سکر منہا تابع للحرمۃ والکل حرام عند محمد و بہ یفتی والخلاف انما ہو عند قصد التقوی اما عند قصد التلہی فحرام اجماعا انتہی وتمامہ فیما علقتہ علیہ اور بزازیہ کی کتاب الطلاق مین ہے اور محمد رح نے کہا کہ جس چیز کا کثیر نشہ کرے اسکا قلیل بھی حرام ہے اور وہ ناپاک بھی ہے اور اگر اُس سے کوئی مست ہو تو ہمارے زمانہ مین قول مختار یہ ہے کہ اُس پر حد ماری جائے ملتقی مین اتنا زیادہ کہا ہے کہ جو شخص مست ہوا اُسکے پینے سے تو اُسکی طلاق کا واقع ہونا حرام ہونے کا تابع ہے اور سب مسکرات حرام مین محمد رح کے نزدیک اور اسی قول پر فتویٰ ہے اور یہ خلاف شیخین رح اور محمد رح کا تو قصد تقویت پر مخصوص ہے اور لہو لعب کے مقصد سے تو قلیل و کثیر جمیع مسکرات کا باجماع شیخین رح اور محمد رح کے حرام ہے انتہی فی الملتقی اور پورا اسکا بیان اُس شرح مین ہے جو ہم نے ملتقی پر لکھی ہے زاد القہستانی ان لبن الابل اذا اشتد لم یحل عند محمد خلافا لہما والسکر منہ حرام بلا خلاف والحد والطلاق علی الخلاف قہستانی نے اسقدر زیادہ بیان کیا کہ اونٹ کا دودھ جب جوش کھا کر مستی لاوے تو محمد رح کے نزدیک حلال نہین برخلاف شیخین رح کے اور نشہ ہونا اُس سے تو بلا خلاف حرام ہے اور اسکے مست پر حد واقع ہوتا اور اسکی طلاق واقع ہونی اسی خلاف پر مبنی ہے یعنی شیخین کے نزدیک واقع نہوگی اور محمد رح کے نزدیک واقع ہوگی وکذا لبن الرماک ای الفرس اذا اشتد لم یحل وصحح فی الہدایۃ حلہ وفی الخزانۃ انہ یکرہ تحریما عند علمۃ المشائخ علی قولہ اور اسی طرح گھوڑیکا دودھ جبکہ جوش کھاوے حلال نہین اور ہدایہ مین اُسکے حلال ہونیکو صحیح کہا ہے یعنی امام رح کے نزدیک تا عدم سکر اور خزانہ مین یون ہے کہ وہ مکروہ تحریمی ہے سب مشائخ کے نزدیک امام رح کے قول پر ہم علت اُسوقت تک ہی جبتک نشہ نکرے زیلعی مین ہے قول اصح یہ ہے کہ گھوڑی کا دودھ امام رح کے نزدیک حلال ہے بموجب ذکر کرنے صاحب ہدایہ کے کہ اُسکے گوشت کی کراہت احترام کے سبب سے ہے اور اسلیے کہ مادہ جہاد منقطع نہو جاوے تو یہ کراہت اُسکے دودھ کی طرف متعدی نہوگی انتہی کذا فی الطحطاوی وحل الانتباذ اتخاذ النبیذ فی الدباء جمع دباۃ وہی القرع حلال ہے نبیذ بنانا تو نبون مین دبا بتشدید ومد جمع ہے دباۃ کی جو بمعنی کدو ہے والحنتم جرۃ خضراء والمزفت المطلی بالزفت ای القیر والنقیر الخشبۃ المنقورۃ وما ورد من النہی نسخ اور حلال ہے نبیذ بنانا حنتم یعنی سبز گھڑے اور مرتبان مین اور اُس برتن مین جسپر زفت یعنی روغن قیر کا ملا ہے اور لکڑی کے کھدرے ہوئے برتن مین اور جو حدیث مین ان ظروف کے استعمال سے نہی وارد ہے سو منسوخ ہے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الآثار مین عن ابی حنیفۃ عن علقمۃ بن مرثد عن ابی بریدۃ عن ابیہ